

23397 - اللہ تعالیٰ کا فرمان " فائرن بہ نقعا " کا معنی 1740#;

سوال

آیت کریمہ " فائرن بہ نقعا " کا معنی کیا معنی ہے ؟
اور کیا یہ چار کلمات (ارتفع ، غبار ، فی ، سحب) اس آیت میں پائے جاتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

1 - ارتفع ، اور غبار یعنی بلند ہوا اور غبار معنی کے اعتبار سے آیت میں پائے جاتے ہیں ، اور " فی " (میں) نہیں پایا جاتا مگر اس پر معنی دلالت کرتا ہے کیونکہ غبار اوپر تو ہوا میں ہی اٹھتا ہے ، اور سحب کا لفظ نہ تولفظی اعتبار سے اور نہ ہی معنی کے اعتبار سے موجود ہے ۔

2 - قرآن مجید میں ارتفع کے بہت سے مرادفات پائے جاتے ہیں جن میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے :

ا - النشاء (پیدا کرنا اور بنانا) جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

وينشئ السحاب الثقال اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے ۔ الرعد (12)

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

ان ناشئة الليل هي اشد وطئا واقوم قیلا بیشک رات کواٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب اور بات کو بہت درست کردینے والا ہے ۔ المزمّل (6) ۔

ب - الحذب : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

من کل حذب ينسلون ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے الانبیاء (96)

ت - العروج : اس کا معنی صعود اور اتفاع ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

تخرج الملائكة والروح اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة جس کی طرف ایک دن میں فرشتے اور روح چڑھتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے - المعارج (4)

ث - الموج : پانی کا پانی سے اونچا ہوجانے کوموج کہا جاتا ہے -

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے :

وهی تجری بهم فی موج کالجبال وہ کشتی انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں لیے جارہی تھی - ہود (42) -

ج - الربوة : اونچی جگہ کو کہتے ہیں -

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے :

وجعلنا ابن مریم وامہ آیتہ وآوینا ہما الی ربوة ذات قرارومعین ہم نے ابن مریم اوراس کی والدہ کوایک نشانی بنایا اوران دونوں کو بلند اور صاف قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی - المومنون (50)

ح - النشز : اس کا معنی بھی ارتفاع ہے -

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے :

یاایہالذین آمنوا اذاقیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا اے مسلمانو ! جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں ذرا کشادگی پیدا کروتوتم جگہ کشادہ کردواللہ تمہیں کشادگی دے گا ، اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہوجاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہوجاؤ - المجادلة (11) -

خ - اور لفظ غبار " کی جگہ پر قرآن مجید میں کوئی اور لفظ استعمال ہوا ہے جوکہ اس کے معنی میں آتا ہے اوروہ " ہباء " ہے -

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا :

وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناه ہباء منثورا

اور انہوں نے جو عمل کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کرانہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا - الفرقان (23) -

اور لفظ " السحاب " کے بھی قرآن کریم میں کئی ایک مترادف لفظ وارد ہیں ، ان میں کچھ یہ ہیں :

ا - المعصرات : اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا

اور ہم نے بدلیوں سے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا - النبا (14) -

ب - المزن : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

انتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلون

کیا اسے تم نے بادلوں سے اتارا ہے یا کہ ہم برساتے ہیں - الواقعة (69) -

3 - عمومی شکل میں انواع تفسیر کو شامل ہونے کے اعتبار سے اور عقیدہ کی سلامتی کے اعتبار سے سب سے بہتر اور افضل تفسیر دو ہیں : ایک تو متقدمین میں سے تفسیر طبری اور متاخرین میں سے تفسیر ابن کثیر -

طبری نے اس آیت فائرن بہ نقعا کی تفسیر میں کہا ہے کہ :

اللہ تعالیٰ کا فرمان فائرن بہ نقعا اللہ تعالیٰ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے وادی میں غبار اٹھا دیا ، اور النقع غبار کو کہتے ہیں اور مٹی کو بھی نقع کہا جاتا ہے -

اور بہ میں ہا جگہ کے نام سے کنایہ ہے ، اسے ذکر نہیں کیا بلکہ اس سے کنایہ کیا گیا ہے اس لیے کہ یہ معلوم ہے کہ غبار کسی جگہ سے ہی اٹھتا ہے تو اسے ذکر کرنے کی بجائے سامعین کی فہم پر رہنے دیا گیا -

اور جس طرح ہم نے کہا ہے اہل تاویل کا بھی قول اسی طرح ہے - تفسیر طبری (30 / 275 - 276) -

اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ :

فائرن بہ نقعا یعنی گھوڑوں کے معرکے والی جگہ پر غبار -

تفسیر ابن کثیر (4 / 542) -

واللہ تعالیٰ اعلم .